احساس نہیں کرتے، وہ حدیث کی رُو سے فتنہ پرور اور شر انگیز لوگ ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو قَتَّاتٌ قَتَّاتٌ کہا ہے۔

اصل میں مساجد میں صرف تلاوت کا ہی غوغا نہیں ہوتا اور بھی بہت کچھ گاتے ہیں۔ بلکہ اکثر لوگ قرآن بھی گاتے ہیں۔ ذکر بھی گاتے ہیں۔ درود بھی گاتے ہیں، آہ! جو بات عبادت تھی، اسے نادان دوستوں نے گانا بنا ڈالا ہے۔ اگر آج ان سے لاؤڈ سپیکر چھین لیا جائے تو وہ آپ کو بہت کم ذکر کرتے نظر آئیں گے کیونکہ گانا نہیں رہتا۔ اگر ان سے کہا جائے کہ آپ بیٹھ کر اور آہستہ آہستہ جی بھر کر درود شریف کا ورد کریں دل کے پورے ارمانوں کے مطابق، شب و روز تلاوت کیا کریں اور پوری یکسوئی کے ساتھ رب کا ذکر کیا کریں تو آپ دیکھیں گے کہ میدان بالکل خالی رہے گا، کیونکہ یہ "قل خوانی" صرف "گانے" کو جانتے ہیں وردیا تلاوت کرنے نہیں جانتے۔ حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں آتا ہے کہ: آپ ہر وقت رب کا ذکر کیا کرتے تھے، مگر یہ طور" انھیں پسند نہیں ہے۔ بہر حال ہمارے نزدیک خانۂ خدا اللہ کے دربار ہیں، بارگاہ عالی کے دربار کا تقاضا ہے کہ سنجیدہ اور با ادب رہا جائے، اور شوخی کے بجائے خاک نشین مسکینوں کی طرح دم بخود رہنے کو ترجیح دی جائے۔

حضرت امام مالکؒ مساجد میں شور و غوغا قطعاً پسند نہیں کرتے تھے۔ (فتح الباری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مساجد میں رفع الصوت (اونچا بولنے) کے سخت مخالف تھے۔

عن ابن عمر: قال سمع عمر رجلا رافع صوته ..... قال اما انك لو كنت من اهل بلدنا هذا لاوجعتك ضربا، ان مسجدنا هذا لا يرفع فيه الصوت (عبد الرزاق ص۴۳۸)

گو علماء نے جائز کلام اور نا جائز کلام کی بحث کی ہے لیکن اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ مسجد میں آسمان کو سر پر اٹھا لینا بالکل جائز نہیں ہے، جیسا کہ آج کل ایک گروہ نے شعار بنا رکھا ہے۔

۲۔ آسان ذکر۔ ذکرِ الٰہی کا آسان ہونا یا مشکل دراصل ہر شخص کی اپنی افتادِ طبع کے مطابق ہوتا ہے۔ یعنی جس کا جتنا تعلق اللہ سے ہوتا ہے اتنا ہی ذکر اس کے لیے آسان ہوتا ہے اور جتنا کم ہوتا ہے اتنا وہ اس کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ ایک شخص جمال اور جلالِ الٰہی کا کشتہ ہوتا ہے، دوسرا دنیا کا متوالا اور کتا ہوتا ہے۔ پہلا شخص ذکر و فکر میں مستغرق رہ کر تھکنے کا نام نہیں لیتا، دوسرا ذکرِ خدا کے تصور سے اکتا جاتا ہے۔

ع خیال ہر کس بقدر ہمت اوست

واقعہ یہ ہے کہ ذکر سے غرض تعلق باللہ میں استواری ہے کہ اس سے تعلق مستحکم ہو اور زبان کو رب کے گن گانے کا شرف حاصل ہو۔ اور یہ دل کے جتنے گہرے جذبے اور زبان کی جتنی تکرار کے ساتھ

جاری ہوگا، اتنا ہی رنگ لائے گا۔ اب یہ اندازہ کرنا کہ اس باب میں آپ کس مقام پر کھڑے ہیں، آپ کا اپنا کام ہے۔ اس کے بعد اس کے سمجھنے میں بھی آپ کو کوئی دشواری نہیں رہے گی۔

اس کے باوجود ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اگر

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم اور درود شریف یا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کا بکثرت ورد کیا جائے تو یہ آسان تر بھی ہے اور انشاء اللہ امید ہے کہ اب بھی رب سے تعلق کی پینگیں بڑھنے لگیں گی، اور حق تعالیٰ کی طرف سے ایسی توفیق کی ارزانی ہونے لگے گی جس سے "ذکر و فکر" سے طبعی اور فطری مناسبت پیدا ہو سکتی ہے۔

۳۔ زِنَۃَ عَرْشِہٖ۔ مسلم کی ایک روایت میں تسبیح کے الفاظ یہ آئے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (مسلم)

اور غالباً اسی کی بابت آپ نے بھی دریافت فرمایا ہے۔

واقعی اس طرح پڑھنے سے اتنی ہی مقدار شمار ہو جاتی ہے، لیکن اس انسان کے لیے جو لباط بھر اس کے ورد میں محو رہتا ہے اور اپنی بشری کمزوریوں کی بنا پر تھک کر بصد حسرت خدا کے حضور بول اٹھتا ہے کہ الٰہی! اب میری طرف سے یہ نذرانۂ عقیدت اتنی بار قبول فرمالے، کیونکہ میرے دل کی حسرت کا یہی تقاضا ہے کہ اگر بس میں ہوتا تو اتنا ہی کر گزرتا — چونکہ خدا دانائے راز ہے، وہ جانتا ہے کہ اگر اس کے بس میں ہوتا تو واقعی یہ شخص اتنا ہی دور تک چلا جاتا — اس لیے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی بے بسی اور تڑپوں کی لاج رکھ لیتا ہے اور اس تھوڑے کو بہت شمار کر کے قبول فرما لیتا ہے۔

باقی رہے ہم شما، ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ تم بھی ایسا ہی کہو، اور اسی ہی راہ پر چلو — کیونکہ اصل تمہارا مقام یہی ہے۔ اگر آپ نے انہی تسبیحوں کو اپنا شعار بنا لیا تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل کی یہ لطیف تو تیں بھی بیدار ہو جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ بایں بشری کمزوری حق تعالیٰ آپ کے اس پاکیزہ بول کو ویسے ہی قبول فرمالے جیسے آپ نے اپنے ورد میں کہا ہے — وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز! بہر حال تسبیح کا یہ اسلوب، نبوی اسلوب ہے، جس کی پیروی سنت ہے جو سراپا سعادت اور ثواب ہے — باقی رہی یہ بات کہ وہ ذات اتنا ہی شمار کرتی ہے یا کم؟ آپ کو اس بکھیڑے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا کام اتباع ہے اور صرف اتباع۔ آپ پڑھیں اور ذوق شوق سے پڑھیں۔ انشاء اللہ